بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

قادیان

خطبہ نمبر ۳۰

یوم شنبہ

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۹ ماہ وفا (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے بہت دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بوجہ حرارت ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

قادیان ۲۰ ماہ وفا سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ صاحبزادی امۃ الرکیل سلمہا اللہ تعالےٰ کی حالت ابھی ویسی ہی ہے دعائے صحت [illegible]

جلد ۳۲ | ۲۲ ماہ وفا ۱۳۲۳ ہش | یکم شعبان ۱۳۶۳ھ | ۲۲ جولائی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۷۰

خطبہ جمعہ

الہام الٰہی کی بنا پر معاملات کی صفائی اور مظلوم کی امداد کے متعلق تحریک

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ ماہ وفا ۱۳۲۳ ہش مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۴۴ء بمقام ڈلہوزی

(مرتبہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میں آج ایک ایسے امر کے متعلق بیان کرنے لگا ہوں۔ جو اس لحاظ سے کہ جن لوگوں کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ اُن میں سے اکثر اس وقت موجود نہیں ہیں۔ کچھ عجیب سا لگتا ہے۔ لیکن میں نہیں چاہتا۔ کہ اس کے اظہار کے لئے

ایک دن کی بھی دیر

لگاؤں۔ اس لئے اس کو بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

تین چار دن کی بات ہے کہ صبح کے وقت جب میری آنکھ کھلی تو اس وقت ایک لمبا مضمون میرے دل پر نازل ہو رہا تھا۔ وہ اتنا لمبا مضمون تھا۔ کہ میں اس کو یاد رکھ ہی نہیں سکتا تھا۔ لیکن اس کا مفہوم اختصاراً یاد رہ گیا ہے۔ اس حالت میں میں نے دیکھا۔ کہ میں گویا اپنی اولاد کو مخاطب کر کے کچھ کہہ رہا ہوں۔ وہ مضمون تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ بہت لمبا تھا۔ لیکن اس کا

خلاصہ

یہ ہے کہ میں کہتا ہوں۔ کہ جس طرح حلف الفضول رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتی تھی۔ اگر ایسا ہی ایک معاہدہ میری اولاد کرے۔ تو اس کے نتیجہ میں اس پر خدا کے فضل خاص طور پر نازل ہونگے اور وہ کبھی تباہ نہ ہوگی

یہ چیز جس کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے۔ اس وقت پوری طرح یاد نہیں۔ کہ تاریخوں میں اس کا نام حلف الفضول ہے یا حِلف الفضول ہے۔ بہرحال دونوں لفظ عربی ہیں۔ حَلف کے معنے قسم کے ہیں۔ اور حِلف معاہدہ کو کہتے ہیں۔ جہاں تک یاد پڑتا ہے غالباً

حِلف الفضول

کا لفظ ہے۔

یہ ایک معاہدہ تھا۔ جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعثت سے قبل ہوا۔ جس میں زیادہ جوش کے ساتھ حصہ لینے والے تین فضل نام کے آدمی تھے۔ اس لئے اسکو حِلف الفضول کہتے ہیں۔ اور

اس معاہدہ کا مطلب

یہ تھا۔ کہ ہم مظلوموں کو ان کے حقوق دلوانے میں مدد کیا کریں گے۔ اور اگر کوئی ان پر ظلم کریگا۔ تو ہم اس کو روکیں گے۔ باہر سے جو لوگ مکہ میں آتے ہیں۔ ان میں سے کوئی حج کے لئے آتا ہے۔ کوئی عمرہ کے لئے آتا ہے۔ اور کوئی تجارت کے لئے آتا ہے۔ یہاں کی غذا اور دیگر تمام ضروریات باہر سے پوری ہوتی ہیں۔ اس لئے اگر وہ نہ آئیں۔ تو گذارہ نہیں ہوتا۔ اور اگر آئیں تو ان پر ظلم ہوتا ہے۔ بعض دفعہ لوگ ان سے چیزیں لے لیتے ہیں اور قیمت نہیں دیتے۔ اور بعض دفعہ چیز خراب کر کے واپس کر دیتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے معاہدہ کیا۔ کہ جب کبھی اس قسم کی بات ہوگی۔ حِلف الفضول والے مل کر یا اکیلے اکیلے

مظلوم کا حق

دلوایا کریں گے۔ اور اس بات میں ایک دوسرے کی تائید کرینگے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی ایک آدمی آیا اور اس نے ذکر کیا۔ کہ اس قسم کا ایک معاہدہ ہوا ہے۔ آپ بھی اس میں شامل ہوں۔ آپنے اس کو بہت پسند فرمایا۔ اور اس معاہدہ پر آپ نے بھی دستخط کر دیئے۔ یعنی شمولیت کا اظہار فرمایا۔ ورنہ ویسے تو آپ دستخط نہیں کر سکتے تھے۔

بعد میں نبوت کے ایام میں مکہ مدینہ کی زندگی میں ایک دفعہ ایک شخص نے ذکر کیا۔ کہ یا رسول اللہ کفر میں بھی بعض اچھے کام ہوتے تھے۔ چنانچہ اس نے حلف الفضول کا ذکر کیا۔ اور عرض کیا۔ کہ سنا ہے آپ بھی اُس میں شامل ہوئے تھے۔ آپنے فرمایا۔ ہاں۔ اگر جاہلیت کی کسی ایسی ہی چیز کی طرف جس طرح کہ حلف الفضول تھی مجھے پھر بلایا جائے۔ تو میں اس کو ضرور قبول کروں اور اس میں شامل ہوں۔ فرمایا۔ لَوْ دُعِیْتُ لَاَجَبْتُ۔ آج بھی میں اس قسم کو دعوت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ اور کافروں کا تو پتہ نہیں۔ کہ انہوں نے اس معاہدہ پر عمل کیا یا نہیں۔ لیکن آپنے اس پر عمل کیا۔ نبوت کے دعوٰے کے بعد جبکہ مخالفت شدید ہو گئی۔ اور مخالف ہر رنگ میں آپ کو اور آپ کے صحابہؓ کو نقصان پہنچانا جائز سمجھتے تھے۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی ہوا۔ کہ مخالفین احمدیوں کا مال کھا لینا اور ان کو نقصان پہنچانا جائز سمجھتے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مکہ میں صحابہ کو یہ سب تکالیف ہوتی تھیں۔ کفار کے بڑے بڑے سردار جن میں ابوجہل اور عتبہ۔ شیبہ وغیرہ شامل تھے اکٹھے ہوئے اور انہوں نے مسلمانوں سے بائیکاٹ کرنے کا معاہدہ کیا۔ کہ کوئی شخص ان کے ساتھ کلام نہ کرے۔ ان کے سلام کا جواب نہ دے۔

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:- غلام نبی

ان کے حقوق کو دبا لینا سراسر جائز ہے اور ان کی کوئی بات خواہ وہ بالکل سچی ہو بالکل نہ مانو۔

اس زمانہ کا واقعہ

ہے۔ کہ ایک دفعہ باہر سے ایک شخص آیا۔ ابوجہل نے اس سے کچھ مال خریدا تھا۔ اور اس کی قیمت ادا نہیں کرتا تھا۔ اور نہ ہی مال واپس کرتا تھا۔ وہ شخص آیا۔ اور جن جن لوگوں نے حلف الفضول میں حصہ لیا تھا۔ باری باری ان کے پاس گیا۔ اور کہا کہ آپ لوگوں نے عہد کیا ہوا ہے۔ کہ مظلوم کی مدد کرینگے آپ میری مدد کریں۔ اور ابوجہل سے میرے مال کی قیمت یا میرا مال واپس دلوا دیں۔ لیکن ان میں سے ہر ایک شخص ابوجہل جیسے بدگو انسان کے پاس جانے سے ڈرتا تھا۔ اور پھر وہ رئیس بھی تھا۔ اس لئے ہر ایک نے انکار کر دیا۔ کہ وہ نہیں جا سکتا۔ آخر پھرتے پھراتے۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے

پاس آیا

اور کہا کہ اس اس طرح ابوجہل نے مجھ سے مال لیا تھا۔ اب نہ وہ قیمت دیتا ہے۔ اور نہ مال ہی واپس کرتا ہے آپ میری مدد کریں۔ اور میرا مال واپس دلوا دیں۔ یا قیمت لے دیں۔ آپ نے فرمایا۔ چلو اور باوجود اس قدر شدید مخالفت کے کہ وہ آپ کی بات سننا بھی ناپسند کرتا تھا۔ آپ اس کے ساتھ چل پڑے۔ اور

ابوجہل کے گھر پر

جا کر دستک دی۔ اس نے اندر سے پوچھا کون ہے۔ آپ نے فرمایا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس نے دروازہ کھولدیا اور پوچھا کہ کس طرح آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ شخص کہتا ہے کہ آپ نے اس سے کچھ سامان لیا تھا۔ اور اس کے روپے نہیں دیئے۔ میں اس لئے آیا ہوں۔ کہ اس کے روپے ادا کر دیجئے۔ اس نے بغیر کسی چون وچرا کے کہا بہت اچھا اور روپے لا کر دے دیئے۔ جس شخص پر آپ نے اتنا بڑا احسان کیا تھا۔ وہ کب خاموش رہ سکتا تھا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اس کا ذکر نہیں کرنا تھا۔ لیکن اس نے ہر جگہ ڈھنڈورہ پیٹنا شروع کر دیا۔ کہ میں فلاں کے پاس گیا۔ اور اس نے میری مدد نہ کی۔ فلاں کے پاس پہنچا۔ اور اس نے مدد سے انکار کر دیا۔ آخر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا۔ اور انہوں نے میرا حق دلوا دیا۔ جب یہ بات پھیلی۔ تو لوگوں نے ابوجہل پر ہنسنا شروع کیا۔ کہ یہ

عجیب بے غیرت آدمی

ہے۔ یہ تو کہا کرتا تھا۔ کہ ان کے ساتھ بات کرنا بھی منع ہے۔ اور ان کی سچی بات کو ماننا بھی جائز نہیں۔ لیکن جس بات سے یہ لوگوں کو منع کیا کرتا تھا۔ خود اس نے اس کی خلاف ورزی کی۔ اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے ڈر کر اس کی بات مان لی۔

آخر بڑھتے بڑھتے نوبت یہاں تک پہنچی۔ کہ چھوٹوں سے بڑوں نے سنا۔ اور بڑوں سے پھر ان سے بڑوں نے سنا۔ اور ہوتے ہوتے یہ بات عتبہ شیبہ وغیرہ کے پاس بھی جا پہنچی۔ اور انہوں نے ابوجہل کو اس بات پر مجلس میں پکڑا۔ کہ تم نے یہ کیا حرکت کی۔ جس بات سے تم دوسروں کو روکا کرتے تھے۔ تم خود اس کے مرتکب ہوئے۔ یہ کیا تمسخر ہے۔ ابوجہل نے جواب دیا۔ خدا کی قسم معلوم نہیں کیا ہوا۔ میں ان کی بات تو ماننے والا نہیں تھا۔ لیکن جب میں نے دروازہ کھول کر دیکھا تو یوں معلوم ہوا۔ کہ دو وحشی اونٹ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے دائیں اور بائیں سے اس طرح میری طرف بڑھے کہ مجھے یوں معلوم ہوا۔ کہ اگر میں نے انکار کیا تو یہ مجھے کھا جائیں گے۔ اس وجہ سے مجھے طاقت نہ رہی۔ کہ میں انکار کرتا۔ اب چاہے اس کو معجزانہ طور پر سمجھ لو اور چاہے یہ سمجھ لو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

اخلاقی طاقت اور جرأت

دیکھ کر کہ باوجود شدید مخالفت کے آپ ابوجہل کے گھر پر جا پہنچے۔ ابوجہل کے مشرک دماغ پر توہم کے اثر سے یہ صورت پیدا ہو گئی۔ پس چاہے اس کو ابوجہل کے دماغ کے وہم کی ایجاد سمجھ لو۔ چاہے صرف خدا کی نصرت کا معجزہ سمجھ لو۔ بہرحال ہوا یہی کہ ابوجہل نے بغیر کسی چون وچرا کے فوراً مال کی قیمت ادا کر دی۔

تو یہ ہے وہ حلف الفضول جس کے متعلق میں نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ میں

اپنی اولاد کو مخاطب کر کے

کہہ رہا ہوں۔ کہ اگر اسی قسم کا ایک معاہدہ وہ بھی کریں۔ اور پھر اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں تو خدا تعالےٰ ان کو ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ ان پر اپنے فضل نازل فرمائیگا۔

اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس سے مراد جسمانی اولاد ہے یا جماعت مراد ہے۔ کیونکہ جماعت بھی روحانی اولاد ہی ہوتی ہے۔ بہرحال یہ ایک ایسا مضمون ہے۔ جو شاید سالہا سال سے کبھی میرے ذہن میں نہیں آیا ہو گا۔ آٹھ دس سال سے تو حلف الفضول کا لفظ بھی میرے ذہن میں نہیں آیا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ جو اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ یہ

الہام ربانی

ہے۔ اس میں نفس کا دخل نہیں۔ درحقیقت یہ اس زمانہ کی اہم درجہ کی نیکی ہے اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس زمانہ میں بالخصوص امیر لوگ غریبوں کو لوٹتے ہیں۔ اور اس لوٹنے میں راحت محسوس کرتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ کسی شخص نے جس کا نام نانک تھا۔ یا شائد اس نے شرارتاً باوا نانک کا نام لے کر یہ شعر بنا لیا۔ حضرت باوا نانک تو نیک آدمی تھے۔ ان کی زبان سے تو اس قسم کی بات نہیں نکل سکتی وہ کہتا ہے ؎

مال پرایا نانکا جیوں بوری بھیس دا دُودھ
کھائیے پیئے ورتیئے تے کارن ہو ون سدھ

یعنی اے نانک پرایا مال ایسا سمجھنا چاہیئے جس طرح بھوری بھینس کا دودھ ہوتا ہے۔ بھوری بھینس کے دودھ کو اچھا سمجھا جاتا ہے۔ عام طور پر سیاہی مائل بھینس کثرت سے ہوتی ہے۔ خالص بھوری بھینس کم ہوتی ہے۔ جیسے کالی گائے کم ہوتی ہے۔ اس کے دودھ کو بھی عمدہ سمجھا جاتا ہے۔ تو کالی گائے اور بھوری بھینس دونوں کم ملتی ہیں۔ بالعموم بھینسیں پوری سیاہ یا سیاہی مائل ہوتی ہیں۔ تو وہ کہتا ہے۔ کہ جس طرح بھوری بھینس کا دودھ طاقت ور اور لذیذ ہوتا ہے۔ ایسا ہی

دوسروں کا مال

بھی لذیذ ہوتا ہے۔ اس لئے پرائی چیز اگر پینے والی ہو تو پی لو۔ اگر برتنے والی ہو۔ تو اسے برتو۔ اگر کھانے والی ہو تو اسے کھاؤ۔ اگر ایسا کرو گے تو کارن ہو ون سدھ۔ اگر غیر کے مال کو اٹھانا جائز سمجھو گے۔ تب تمہارے کام درست ہونگے۔ اور اگر نیکی اور تقوےٰ اختیار کرو گے۔ کہ غیر کے مال کو لینا

حرام اور ناجائز

ہے۔ تو مصیبت میں پڑے رہو گے۔ اور اس طرح تمہیں امن نہیں ملے گا۔

یہ گویا اس وقت کے لوگوں کا نقشہ ہے۔ کسی نانک نے جو یقیناً حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ نہیں۔ بلکہ کوئی ایسا نانک ہے کہ جو

خدا اور رسول کی عزت

اپنے دل میں نہیں رکھتا تھا۔ اپنے زمانہ کا یہ نقشہ کھینچا ہے۔ کہ اس وقت دنیا کا یہ حال ہے۔ کہ اس زمانہ میں تقوےٰ اور امانت کو بالکل نقصان دہ اور خرابی والی چیز سمجھا جاتا ہے۔ اگر کوئی ان باتوں پر عمل کرے۔ جو اسلام نے

نیکی۔ تقوےٰ۔ دیانتداری

وغیرہ کے متعلق بتائی ہیں۔ بلکہ دوسرے مذاہب نے بھی نیکی اور دیانت کے متعلق جو تعلیم دی ہے۔ اس میں سارے مذہب شامل ہیں۔ ہندو بھی یہی کہتے ہیں کہ دیانت داری بڑی اچھی چیز ہے۔ عیسائی بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ یہ بڑی اچھی چیز ہے۔ یہود بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ یہ بڑی اچھی چیز ہے۔

پس جہاں تک اصول کا تعلق ہے۔ کوئی مذہب بھی ایسا نہیں جو یہ کہتا ہو کہ امانت نہ برتو یا سچائی اور دیانتداری سے کام نہ لو۔ یا انصاف نہ کرو۔ لیکن اس کا کہنے والا اسی قسم کی باتوں پر عمل کرنا اپنی بربادی سمجھتا ہے۔ اور اپنی راحت اور چین اور سکھ اسی میں سمجھتا ہے۔ کہ غیروں کا مال جس طرح چاہو ہتیاؤ۔ اور کھاؤ اور پیو۔ اگر ایسا کرو گے۔ تو یہی سکھ کا موجب ہوگا۔ اور اگر ایسا نہیں کرو گے تو راحت اور چین نہیں ملے گا۔ اس کے نزدیک یہ بھی کوئی عقلمندی ہے کہ ہمارے پاس پیسے نہ ہوں۔ اور ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بغیر اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے بیٹھے رہیں۔ عقلمندی یہی ہے۔ کہ اپنی ضرورت کو پورا کرنا چاہیئے اگرچہ ڈاکہ ڈال کر یا بددیانتی سے پوری کرنی پڑے۔ یہ چیز اس زمانہ میں ہم عام طور پر دیکھ رہے ہیں۔ اور

سو میں سے ننانوے آدمی

اسی خرابی میں مبتلا ہیں۔ ہماری جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت کچھ پاک ہے۔ مگر پھر بھی معاملات کی صفائی اور مظلوم کی امداد میں بہت کچھ ترقی کی ان کو ضرورت ہے۔ یاد رکھو بعض خوبیاں

تقوےٰ کا شعار

ہوتی ہیں۔ اور ہر زمانے کا یہ شعار اس زمانے کی نیکی کے لحاظ سے اونچا نیچا ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے میں نے بارہا خطبات اور تقاریر میں اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ کبائر کے یہ معنے کرنا کہ وہ کوئی خاص جرائم ہیں۔ یہ غلط ہے کبیرہ تو اس کو کہتے ہیں۔ جس کا چھوڑنا نفس پر بوجھل ہو۔ پس جو چیز جسم پر بوجھل محسوس ہو۔ اسی کو کبیرہ کہیں گے چنانچہ قرآن کریم میں بھی یہ لفظ انہی معنوں میں آیا ہے۔ کہ انها لکبيرة الا على الخاشعين۔ کہ نماز نہ ڈرنے والوں کی طبیعت پر بوجھل ہے۔ تو

کبائر کے معنے

یہ ہیں۔ کہ جن کا چھوڑنا طبائع پر بوجھل محسوس ہو۔ اسی طرح نیکیوں میں سے بھی جو نیکی زمانہ یا طبائع کے لحاظ سے زیادہ گراں ہوگی۔ اسی زمانہ میں اسی کو

بڑی نیکی

کہا جائے گا۔ اگر کسی زمانہ میں مثلاً لوگوں کو روپیہ ضائع کرنے کی عام عادت ہو لیکن جان دینے سے ڈرتے ہوں۔ تو اس زمانہ میں چندے دینا بڑی نیکی نہیں ہوگی۔ بلکہ جان دینا بڑی نیکی ہوگی اور اگر کسی زمانہ میں کھانے پینے کے لحاظ سے لوگ اس بات کے عادی ہو چکے ہوں۔ کہ وہ بھوکا رہنا برداشت نہ کر سکیں تو اس زمانہ میں نہ جان دینا بڑی نیکی ہوگی۔ اور نہ چندہ دینا بلکہ روزہ رکھنا بڑی نیکی سمجھا جائے گا۔ ایسا ہی اگر کسی زمانہ میں عدل وانصاف اڑ گیا ہو۔ تو اس زمانہ میں عدل وانصاف کو قائم کرنا سب سے بڑی نیکی ہوگی۔ اگر کسی زمانہ میں ماں باپ کا ادب اولاد کے دلوں سے اٹھ گیا ہو۔ تو اس زمانہ میں ماں باپ کا ادب سب سے بڑی نیکی کہلائے گا۔ پس جو نیکی طبائع پر گراں گزرتی ہو۔ اس زمانہ کے لحاظ سے وہی سب سے بڑی نیکی ہوگی۔ اور جس بدی کا چھوڑنا طبیعت پر گراں ہو۔ اس زمانہ میں وہی بدی اس زمانہ کے لحاظ سے کبیرہ کہلائیگی۔

تو گناہ بھی اور نیکیاں بھی زمانہ کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہیں۔ اس زمانہ میں سب سے بڑا گناہ یہ ہے۔ کہ

دین کو دنیا پر مقدم

نہیں رکھا جاتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ دوسرے سارے کام کر لیں گے۔ چندے بھی دینگے نمازیں بھی پڑھیں گے۔ اور بھی کئی کام کرینگے لیکن جہاں دین کو دنیا پر مقدم کرنا پڑیگا وہاں ان میں سے کچھ کمزوری دکھلائیں گے پس ایسے موقعہ پر چندہ دینا بڑی نیکی نہیں کہلائیگا۔ بلکہ اس موقعہ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنا سب سے بڑی نیکی ہوگی کیونکہ ہر موقعہ پر نیکی کی شکل بدلتی رہتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی ہے۔ کہ

امیر اور غریب میں امتیاز

کیا جاتا ہے۔ قضا اور عدالت کے معاملہ میں کمزوری دکھائی جاتی ہے۔ اور تو اور بعض لوگ میرے پاس بھی آجاتے ہیں۔ حالانکہ میں وہ آخری شخص ہوں جس کو قضا کا احترام قائم کرنا چاہیئے۔ لیکن وہ میرے پاس بھی آجائیں گے۔ اور من يشفع شفاعة حسنة يكن له كفل منها کی آیت پڑھ کر کہیں گے کہ میں ان کی شفاعت کروں۔ یا بطور قاضی یہ بددیانتی کروں۔ کہ جس کا حق ہے۔ اس کے حق کو نظر انداز کر کے ان کو وہ حق دلا دوں۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ

انصاف اور عدالت کی عظمت

باقی نہیں رہی۔ ورنہ یہ بات تو انہیں ایک چوہڑے کے سامنے بیان کرتے ہوئے بھی شرم کرنی چاہیئے تھی مگر وہ چوہڑے کے پاس نہیں۔ کسی مومن کے پاس نہیں۔ کسی صالح کے پاس نہیں۔ کسی صدیق کے پاس نہیں بلکہ خلیفہ وقت کے پاس براہ راست جا کر یہ بات کہتے ہیں۔ کہ یوں کر دو۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ایسے انسان کا دل اولئك كالانعام بل هم اضل کے مطابق جانور کی طرح بلکہ اس سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ اور پھر ساتھ قرآن بھی پڑھتے جائینگے کہ شفاعت کا حکم تو خدا نے دیا ہے حالانکہ اس موقعہ پر خدا اور اس کے فرشتے لعنت بھیج رہے ہوتے ہیں

غرض دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی شکل بدلتی رہتی ہے۔ عدل اور انصاف آجکل بہت مشکل ہو گیا ہے۔ ہمارے ملک میں بغیر کمی بیشی کے کسی چیز کی خرید و فروخت نہیں ہوتی۔ دو پیسے کا سودا لینا ہو آدھ گھنٹہ بحث کرینگے تب جا کر اسے خریدیں گے۔ یہاں

ڈلہوزی کا واقعہ

ہے۔ کہ ہمارے ایک ساتھی ایک دکان سے تصویروں کا ایک سیٹ خریدنے کے لئے گئے۔ اور گھنٹہ بھر اس دکاندار سے بحث کرتے رہے۔ اور جھگڑا چھ آنے سے بارہ آنے تک اوپر نیچے ہوتا رہا۔ اور اس پر ایک گھنٹہ صرف کر دیا۔ آخر دکاندار نے ان سے کہا۔ کہ آپ نے خواہ مخواہ میرا بھی وقت ضائع کیا اور اپنا بھی اور اپنے ان ساتھیوں کا بھی۔ تو ہمارے ملک میں یہ عام مرض ہے۔ کہ کسی طرح دوسرے کو لوٹ لیں۔

پس حلف الفضول یہ ہے کہ یہ معاہدہ کیا جائے۔ کہ ہر شخص کا جو حق ہو وہ اس کو دلانے کی کوشش کی جائے۔ اور یہ عادت چھوڑ دیں۔ کہ

کسی کا حق ماریں

بلکہ جس شخص کا حق مارا جا رہا ہو۔ اس کا حق دلانے کی کوشش کریں۔ خود میرے بھائیوں۔ بیویوں اور اولاد کے بارے میں بھی مجھ پر یہی اثر ہے۔ کہ وہ سب اس نیکی میں سولہ صدی پورے نہیں اترے۔ بلکہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ ان میں سے بھی بعض سودا کرتے وقت یا لین دین کے وقت چاہیں گے۔ کہ رعایت سے ان کو حق سے کچھ زیادہ مل جائے۔

پس میں سمجھتا ہوں۔ کہ شائد اسی وجہ سے خدا تعالےٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ جس سے اگر

میری جسمانی اولاد

مراد ہے تو وہ۔ اور اگر روحانی مراد ہے تو وہ اس قسم کا معاہدہ کریں۔ کہ امانت۔ عدل اور انصاف کو قائم کریں گے شروع میں ہر چیز کی بنیاد چھوٹی ہوتی ہے۔ مگر پھر اسی پر بڑی عمارت تیار ہوتی ہے۔ ابتداء میں ہر چیز قلیل ہوتی ہے۔ اور پھر اس سے ترقی کرتے کرتے بڑی بنتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے مادے جن کو نیوکلس (Neucliouss) کہتے ہیں۔ شروع میں باریک ذرے ہوتے ہیں۔ جو بعد میں ترقی کرتے کرتے اربوں در بوں ٹن کے اجرام بن جاتے ہیں۔ جن کے سامنے زمین بھی ذرہ معلوم ہوتی ہے۔ لیکن یہی چیز پہلے چھوٹے چھوٹے ذرات ہوتے ہیں جو غبار میں حرکت کرتے رہتے ہیں۔ اور پھر چکر کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ درمیان میں گریوٹی (Gravity) پیدا ہو جاتی ہے۔ اور چکر کھاتے کھاتے اور ذرے اسکے ساتھ چمٹتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک گولا بن جاتا ہے۔ اسی طرح بڑھتے بڑھتے جب وہ گیند کے برابر ہو جاتا ہے۔

تو اس کے اندر اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے جب فٹ بال کے برابر ہو جاتا ہے۔ تو اس کے اندر اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے یہاں تک کہ ہوتے ہوتے جزیرہ بن جاتا ہے۔ پھر اور کشش ہوتی ہے۔ ادھر سے چکر ادھر سے کشش۔ لازمی بات ہے کہ جب کسی چیز کے اندر چکر پیدا ہو تو وہ کچھ چیزوں کو اپنے اندر کھینچتی ہے۔ اور کچھ چیزوں کو باہر پھینکتی ہے۔ آخر اسی طرح

کشش اور چکر کے نتیجہ میں

زمین تیار ہو جاتی ہے۔

اسی طرح اگر چند مومن اس کام کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ کہ آئندہ ہم نہ کسی کا حق ماریں گے اور نہ مارنے دیں گے۔ تو خدا کے نزدیک وہ

اس زمانہ کے آدم

ہوں گے امانت کے۔ آدم ہوں گے دیانت کے۔ آدم ہوں گے عدل و انصاف کے۔ اگر میری اولاد کو خدا تعالےٰ یہ توفیق دے۔ تو وہ یہ عہد کریں۔ کہ جہاں کہیں بھی انہیں یہ معلوم ہو۔ کہ کوئی کسی کا حق مار رہا ہے۔ تو وہ اس کو سمجھائے اور کسی کا حق مارنے سے اُسے روکے۔ اس سے اپنی بھی اصلاح ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر منع کرنے والے شخص کے اپنے اندر یہ نقص ہوگا۔ تو جب وہ دوسرے کو منع کرے گا۔ تو وہ اُسے کہیگا کہ تو نے فلاں شخص کا حق مارا تھا۔ تو اس طرح انسان کو اپنے نقص کا پتہ لگتا رہیگا یا اگر وہ مراد نہ ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ

روحانی اولاد

کو توفیق دے دے۔ کہ وہ یہ عہد کریں۔ کہ ہم کسی کا حق نہیں ماریں گے۔ اور جہاں پتہ لگے گا۔ کہ کوئی کسی کا حق مار رہا ہے۔ ہم وہاں جا پہنچیں گے۔ اور خواہ کوئی ہم سے پوچھے یا نہ پوچھے ہم ضرور اس میں دخل دیں گے۔ کہ اس کا حق ملنا چاہیئے۔ جیسے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ اور ابوجہل کے گھر پر جا پہنچے۔ جو آپ کا دشمن تھا۔

اسی طرح

ہمارے جماعت کے چند افراد

یہ عہد کر لیں۔ کہ ہم دیانت اور امانت کو قائم کریں گے۔ اور جہاں پتہ لگے گا۔ کہ کسی کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ چاہے کوئی پوچھے یا نہ پوچھے۔ ہم چوہدری بن کر جا پہنچیں گے اور کوشش کریں گے کہ مظلوم کا حق دلایا جائے۔ مگر اس حلف کے لئے ابتداء میں کچھ تعداد ہونی چاہیئے۔ اکیلے معاہدہ کرنے کے کوئی معنے نہیں۔ اکیلے میں بعض لوگ دشمنی کا بدلہ لینا ہو تو تقویٰ کا نام لے کر جس سے دشمنی ہوگی۔ اُس کے خلاف شور مچانا شروع کر دیں گے کہ اس نے فلاں کا حق مار لیا۔ لیکن اگر جماعتی معاہدہ ہوگا۔ تو نگرانی بھی ہوتی رہے گی۔ اور باقی ساتھی اس شخص کو جو اس عہد سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے مخالفوں کو ذلیل کرنا چاہے گا۔ پکڑیں گے۔ کہ تم نے تو اس عہد کو الٹا غصہ نکالنے کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ اور اس طرح جماعت روک بن جائے گی۔ اس کے غلط استعمال میں۔

پس کچھ لوگ چاہئیں جو یہ معاہدہ کریں۔ کہ اس معاملہ میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ مظلوموں کو ان کے حق دلوائیں گے۔ دیانت۔ امانت۔ عدل اور انصاف کو قائم کریں گے۔

پس میں نے یہ بات آج خطبہ میں بیان کر دی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک

میری جسمانی اولاد

مراد ہے تو پھر بھی یہ بڑی رحمت ہے۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ جو اس طرح کریں گے وہ تباہ نہیں ہوں گے۔ اور ان پر خدا کے فضل نازل ہوں گے۔ اور اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی روحانی اولاد مراد ہو۔ تو چاہیئے کہ جماعت کے چند آدمی یہ معاہدہ کریں۔ کہ وہ نہ خود کسی کا حق ماریں گے۔ اور نہ کسی کو مارنے دیں گے۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی اپنے میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ اگر جماعت اس پر پورا پورا عمل کرے۔ تو چند سالوں کے اندر ہی امانت اور دیانت اور عدل و انصاف لوگوں کے دلوں میں قائم ہو جائے۔ پس میں نے اپنے فرض سے یہ کہہ کر سبکدوشی حاصل کر لی ہے۔ کہ خطبہ میں اس کا اعلان کر دیا ہے۔ بجائے اس کے کہ میں قادیان جاؤں یا لڑکے یہاں آئیں۔ میں نے فوراً اس کا بیان کر دینا ضروری سمجھا۔ کیونکہ یہ پیغام ایسا نہیں۔ کہ میں ایک دن کی بھی اس میں دیر کروں بلکہ میں اس میں دیر کرنا ناجائز سمجھتا ہوں۔ کیا معلوم انسان پر کونسا وقت آجائے کہ پھر وہ پیش ہی نہ کر سکے۔ اس لئے اس خیال سے کہ جمعہ کی تقریب پر وہ وقت آیا ہوا ہے۔ میں نے یہی ضروری سمجھا۔ کہ اس کے بیان میں دیر نہ کروں۔ پس ہر وہ شخص جس کے دل میں تقوےٰ اور احکام میں سابق بننے کی خواہش ہے۔ وہ آگے بڑھے۔ اور یہ معاہدہ کر کے اللہ تعالےٰ کے دربار میں اس نیکی کا آدم بنے۔ جس طرح نیکی کا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہوتا ہے۔ اسی طرح نیکی کا آدم بھی ہوتا ہے۔ ہر وہ شخص جس سے کسی

نیکی کی ابتداء

ہو۔ وہ اس نیکی کا آدم کہلاتا ہے۔ پس خدا تعالےٰ توفیق دے۔ کہ ہر شخص آگے بڑھے اور بغیر اس بات کا انتظار کرنے کے کہ دوسرے کب اس نیکی میں شامل ہوتے ہیں۔ وہ سب سے پہلے ثواب حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ آمین

(سردست یہ عہد اپنے دل میں ہونا چاہیئے۔ یہاں تک کہ میں اس کے قواعد بنا کر ایک مجلس کی تشکیل اسے دوں)

---

۲۷ ستائیسواں یوم وقارِ عمل

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔ "جو قوم اپنی آئندہ نسل کی روحانی ترقی کا خیال نہیں رکھتی۔ اس کا روحانی فیض بند ہو جاتا ہے"۔ حضور نے اسی غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام فرمایا۔ نوجوان کی تربیت و اصلاح کے لئے حضور نے جو ہدایات فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک اہم ارشاد یہ بھی ہے۔ کہ نوجوانوں میں ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ اور وہ ادنیٰ سے ادنیٰ کام کرنے میں ذلت محسوس نہ کریں۔ حضور کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ نے وقارِ عمل جاری کیا ہے۔ مرکز میں اس سے پہلے ۲۶ یوم وقارِ عمل منا کر مفید اور رفاہ عام کے کام کئے جا چکے ہیں۔ اب انشاء اللہ ستائیسواں یوم وقارِ عمل ۲۸ ماہ حال بروز جمعہ ساڑھے چھ بجے صبح منایا جائے گا۔ مقامِ عمل کے متعلق بعد میں اعلان کر دیا جائے گا۔ کیونکہ بارشوں کی وجہ سے قبل از وقت اس کا فیصلہ ممکن نہیں۔ خدام کی حاضری لازمی ہے۔ انصار اللہ سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ حسب دستور سابق اس وقارِ عمل میں بھی شرکت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

خاکسار ظہور احمد مہتمم وقارِ عمل

اخبار "نور" کے متعلق اعلان

پریس کی دقت کی وجہ سے اخبار نور مورخہ ۱۷ جولائی شائع نہیں ہو سکا۔ مکرمی ایڈیٹر صاحب نور ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ کہ جلد سے جلد دوسرے پریس میں طباعت کا انتظام ہو سکے۔ اور ۳ اگست کا پرچہ شائع کیا جا سکے۔ اگر اس وقت تک بھی انتظام نہ ہو سکا۔ تو ۳ اگست کا پرچہ بھی شائع نہ کیا جا سکے گا۔ ناظرین اخبار نور مطلع رہیں۔

سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا بیعت کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے۔ کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے"۔ (مسلم)

یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے۔ کہ آپ ہمارا اردو۔ انگریزی۔ گجراتی سستا لٹریچر منگوائیے ہمیشہ اپنی جیب یا بیگ میں رکھئے۔ وقت تبلیغ تحفۃً دیجئے۔ دوسری راہ یہ ہے۔ کہ اپنے علاقہ کے لوگوں کے یا لائبریریوں کے پتہ معہ قیمت روانہ فرمایئے ہم یہاں سے ان کو روانہ کر دیں گے۔ عبداللہ الہ دین۔ سکندر آباد دکن

اعلان

قضیہ افسر پراویڈنٹ فنڈ بنام حسن محمد صاحب و ہاجرہ بیگم صاحبہ محلہ دارالرحمت ۔ چونکہ حسن محمد صاحب مدعا علیہ متذکرہ بالا قضیہ میں قضاء کے حکم کی تعمیل کرنے سے دانستہ گریز کرتے رہے ہیں ۔ اس لئے بذریعہ اس اعلان کے مدعا علیہ مذکور کو آگاہ کیا جاتا ہے ۔ کہ وہ مقدمہ مذکورہ میں مورخہ ۲؍ اگست کو قاضی محمد عبداللہ صاحب کے پاس بوقت ۱۱ بجے مہمان خانہ میں تشریف لادیں ۔ اگر وہ حاضر نہ ہوئے ۔ تو وہ یاد کرلیں ۔ کہ اُن کے خلاف یکطرفہ کارروائی کی جائے گی ۔ پھر اُن کا عذر نہ سنا جائے گا ۔

ناظم محکمہ قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

۳۱؍ جولائی ۱۹۴۴ء

سیدنا حضرت مصلح موعود فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ تحریک جدید کا چندہ ۳۱؍ جولائی تک ادا کرنا السابقون کا دُوسرا دَور ہے ۔ احباب کو یاد ہوگا ۔ ۳۱؍ جولائی قریب آگئی ہے ۔ کیا آپ نے اپنا سال دہم کا وعدہ پُورا کرلیا ہے ؟ اگر نہیں ۔ تو ان چند ایام میں کوشش کرکے ادا کریں ۔ اور چندہ کے ساتھ اسم وار تفصیل ضرور دیں ۔ ورنہ بغیر تفصیل روپیہ ارسال کرنا ۔ زیادہ مفید نہیں ٭

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

آپ کیا پسند کرتے ہیں

کھانا
کپڑا
ایندھن

یا ریل کا سفر

دونوں باتیں ساتھ ساتھ نہیں ہوسکتیں ۔ یہ ریلوں کے بس میں نہیں ہے کہ ضروریات زندگی بھی سارے ہندوستان میں ہر جگہ پہنچاتی رہیں اور مسافروں کی بھاری آمدورفت کا انتظام بھی کردیں ۔ آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ انجنوں ، ڈبوں اور ویگنوں کی آج کل بڑی کمی ہے

ایسی صورت میں ریلوں کا فرض ہے کہ خوراک کے سامان ۔ کپڑوں اور ایندھن کا سب سے پہلے خیال رکھیں یہ چیزیں ضروریات زندگی میں شامل ہیں جن کے بغیر لوگ زندہ نہیں رہ سکتے

یہی وجہ ہے کہ ریلوں میں بھیڑ ہوتی ہے اور مسافروں کو تکلیف اٹھانی پڑتی ہے ۔ اسی لئے کرائے بھی بڑھ گئے ۔ چنانچہ آپ کو گھر پر رہنا چاہئے تاکہ ضرورت کی چیزیں آپ کو پہنچتی رہیں ۔

سُرمہ شفاء آنکھوں کی جملہ امراض مثلاً ضعف بصر ککرے ۔ جالا ۔ خارش ۔ دھند ۔ غبار وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے ۔ ایک بار ضرور آزما دیکھیں ۔ قیمت عہ تولہ طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

حکیم قلیش مینائی کے طبی عجائبات

طبی دال ۔ وحشت ضعیف قلب ضعف اعصاب ذکاوت حس عصبی بھڑک ۔ مراق ۔ مالیخولیا ۔ اختناق الرحم وغیرہ امراض میں ایک عجیب الاثر دوا ہے ۔ چالیس یوم کے لئے پانچ روپیہ

مینجر دواخانہ بیت الشفاء فکری مینشن ۲۲ ایچ ایڈوانی سٹریٹ ڈاکخانہ صدر بازار بندر روڈ ۔ کراچی سٹی

شبا کُن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے !

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو " شبا کُن " استعمال کریں ۔

قیمت یکصد قرص عہ پچاس قرص ۱۲؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ٹوکیو ۲۰ جولائی۔ جاپان ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپان کے وزیر اعظم جنرل ٹوجو اور ان کے رفقاء مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ موجودہ وزارت اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ اس سے دو روز قبل جنرل ٹوجو نے چیف آف دی آرمی جنرل سٹاف کا عہدہ خالی کر دیا تھا۔ اور اس سے بھی ۲۴ گھنٹہ قبل ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا تھا۔ کہ جاپان کے وزیر بحر جنرل شماڈاکورن کے عہدہ سے الگ کر دیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۲۰ جولائی۔ نیوگنی میں گھری ہوئی جاپانی فوج نے ایک بار پھر جزیرہ آئیٹاپے میں سے بچکر نکل جانے کی کوشش کی۔ جو ناکام رہی۔ اور اس کوشش میں چھ سو جاپانی مارے گئے۔ جاپان ریڈیو نے اعتراف کر لیا ہے۔ کہ صورت حالات اتنی نازک کبھی نہیں ہوئی۔ جتنی اب ہے۔ بڑے بڑے اتحادی دستے مریانا گروپ کے جزائر میں کارروائی کر رہے ہیں۔ اور اس تاک میں ہیں۔ کہ اصل سرزمین جاپان پر حملہ آور ہوں۔

دہلی ۲۰ جولائی۔ امپھال کیلئے لڑائی ختم ہو چکی ہے۔ اور اس علاقہ سے آخری جاپانی سپاہی بھی نکالا جا چکا ہے۔ باقی ماندہ جنگلوں اور پہاڑوں میں جان بچانے کیلئے بھاگ گئے ہیں۔ اب امپھال سے ۲۵ میل تک کوئی جاپانی نہیں رہا۔ پلیل کے علاقہ میں البتہ کچھ جاپانی موجود ہیں۔ اکھرول کے علاقہ میں جو جاپانی ہیں۔ وہ بھی ہمت ہار چکے ہیں۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ گذشتہ دو روز میں روسی فوج لٹیویا کی شمال مشرقی سرحد کی طرف بیس میل اور آگے بڑھ گئی۔ یہاں سے ڈیڑھ سو میل جنوب کی طرف لٹوف کے اہم شہر کو بھی روسی فوج سے زبردست خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ کاں کے محاذ پر جرمن صفوں میں جو دراڑ ڈالی گئی تھی۔ اسے اور چوڑا کر لیا گیا ہے۔ کاں سے ۷ میل مشرق کی طرف زبردست لڑائی ہو رہی ہے۔ دریائے اوڈوں اور اوان کے مابین لڑائی کی وجہ سے جرمنوں کا خیال تھا۔ کہ کاں کے جنوب کی طرف سے نیا حملہ ہوگا۔ مگر وہ ہوا مشرق کی طرف سے جس سے جرمن ہکا بکا رہ گئے۔ کاں سے چالیس میل مغرب کی طرف سینٹ لو کے مقام پر بچے کھچے جرمنوں کا صفایا کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ اٹلی میں جرمن فوج کو گاتھک لائن کی طرف دھکیلا جا رہا ہے جو ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک چلی گئی ہے۔ لیگ ہارن کی بندرگاہ پر بھی اتحادی قبضہ ہو چکا ہے۔ انکونا پر قبضہ کرنے والی پولش فوج نے دو ہزار جرمن قیدی بنائے ہیں۔ اور بہت سا سامان بھی ان کے ہاتھ لگا۔ ارٹزو فلورنس روڈ کو بھی کاٹ دیا گیا ہے۔ اور اب فلورنس کا شہر ۲۵ میل دور ہے۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ فوجی افسروں کا بیان ہے۔ کہ جرمنوں نے نارمنڈی میں سارے مغربی بازو سے عام پسپائی شروع کر دی ہے۔ جنرل منٹگمری کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتحادی فوجیں کل صبح کیں کے جنوب مشرقی رقبہ میں داخل ہو گئیں۔ اس رقبہ پر ۲۲ سو امریکن بمباروں نے بڑے زور کا ہوائی حملہ کیا۔ اب تک نارمنڈی کی جنگ میں ۱ ½ لاکھ جرمنوں کا صفایا کیا جا چکا ہے۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی کے جرمن سفیر نے استنبول کے جرمنوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ چھ گھنٹہ کے نوٹس پر ترکی سے نکل جانے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ ترکی بہت جلد محوریوں سے اپنے تعلقات قطع کر لے گا۔

نیویارک ۲۰ جولائی۔ پرسوں شکاگو کی بندرگاہ میں بحری محکمہ کے بارود کے ایک گودام میں زبردست دھماکہ ہوا۔ ساڑھے چھ سو کے قریب اشخاص ہلاک اور سینکڑوں مجروح ہوئے۔ دھماکہ پچاس پچاس میل تک محسوس کیا گیا۔ یہ دھماکہ بارود سے لدے ہوئے دو جہازوں میں ہوا۔ امریکہ کی تاریخ میں اتنا بڑا دھماکہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوا۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ نارمنڈی میں گرفتار شدہ جرمن سپاہیوں کا بیان ہے۔ کہ انہیں یہ یقین دلایا گیا تھا۔ کہ اڑنے والے بموں سے برطانیہ میں ایک کروڑ بیس لاکھ اشخاص ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔

آگرہ ۲۰ جولائی۔ آگرہ کی جوتوں کی مارکیٹ ہندوستان میں سب سے بڑی مارکیٹ ہے شہری آبادی کی جوتوں کی بیشتر ضروریات کو یہی مارکیٹ پورا کرتی تھی۔ جو اب کنٹرول آرڈر کی وجہ سے بند ہو چکی ہے۔

شملہ ۲۰ جولائی۔ پنجاب گورنمنٹ نے صوبہ میں لازمی پرائمری تعلیم کی توسیع کیلئے پچاس ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔ ہر ڈویژن کو دس ہزار روپیہ دیا جائے گا۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اتحادیوں کی چھاتا فوجوں کے اسسٹنٹ کمانڈر بریگیڈیر جنرل ڈویلٹ پرلٹ کا گلائیڈر رات کیوقت ایک جگہ اتر رہا تھا کہ درخت سے ٹکرا گیا اور وہ ہلاک ہو گئے۔

امرتسر ۲۰ جولائی۔ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے اپنے ریزولیوشن ۳۵۳ مورخہ ۳/۷/۴۴ میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ "سکھ ہندو نہیں ہیں"۔ نامی کتاب کی تین سو جلدیں خرید مفت تقسیم کی جائیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نمبر ۵۱/۶۶۲/ S -۷۰-۱۹ کوڈ ورڈ 'CAB CE'

ٹنڈر درکار ہیں۔ تین سو من مونگ کی دال چھلکے والی ریلوے گودام نئی دہلی پر۔ اور دو سو اسی من مونگ کی دال چھلکے والی۔ ریلوے سٹیشن انبالہ چھاؤنی پر سپلائی کرنیکے لئے ٹنڈر فارم مورخہ ۴۴/۷/۱۸ سے کنٹرولر آف سٹورز کے دفتر سے عام دنوں میں دو اور تین بجے کے درمیان اور ہفتہ کے روز بارہ اور ایک بجے کے درمیان مقامی طور سے ایک روپیہ میں اور بیرونی درخواست کنندہ کو ایک روپیہ گیارہ آنے میں مل سکتے ہیں۔ ٹنڈر فارم کی قیمت بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیئے۔ ٹنڈر فارم بذریعہ وی۔ پی نہیں بھیجے جائیں گے۔ سربمہر ٹنڈر مورخہ ۴۴/۸/۱ بروز منگل ۲ بجے بعد دوپہر تک کنٹرولر سٹورز ہائیٹ بلوکس آفس۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ ایمپرس روڈ لاہور کے دفتر میں پہنچا دینے چاہئیں۔ ٹنڈر مذکورہ اگلے روز دفتر کے اوقات میں کھولے جائیں گے۔

کنٹرولر سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور

جماعت احمدیہ شاہدرہ کا سالانہ تبلیغی جلسہ

۲۳ جولائی بروز اتوار صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک پھر ۳ بجے سے ۷ بجے شام تک ہوگا۔ صبح کا کھانا مقامی جماعت کے ذمہ ہوگا۔ ارد گرد کی جماعتیں شامل ہو کر جلسہ کی رونق بڑھانے کی کوشش کریں۔

خاکسار الہ دین پریذیڈنٹ جماعت شاہدرہ

امرتسر ۲۰ جولائی۔ کنٹرولر جنرل سول سپلائز کے اعلان کے مطابق سول لائن امرتسر میں کپڑے کی ماڈل دکان کھل گئی ہے۔ جہاں ہر قسم کا کپڑا کنٹرول ریٹ پر لوگوں کو مہیا کیا جاتا ہے۔

ٹوکیو ۲۰ جولائی۔ جاپان ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ کوریا کے گورنر جنرل کائیسو کو ملی جلی وزارت بنانے کو کہا گیا ہے۔ جنرل ٹوجو نے سہ شنبہ کی صبح کو اپنا استعفے شہنشاہ کے پیش کر دیا تھا۔ مگر اس خبر کو پردہ راز میں رکھا گیا۔ جس کی وجہ معلوم نہیں۔

دہلی ۲۰ جولائی۔ ٹیڈم روڈ سے پیچھے ہٹتے ہوئے جاپانی ہر کام کی چیز اور راستے برباد کرتے جاتے ہیں۔ اور چھپ چھپ کر گولیاں چلانے والوں کی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں۔ دس روز ہوئے۔ پلیل کے مورچہ پر جو حملہ دشمن نے شروع کیا تھا۔ وہ ناکام ہو چکا ہے۔ اور اس میں اُسے چار سو سپاہیوں کا نقصان ہوا۔ مچینا میں ہمیں کچھ اور کامیابی ہوئی ہے۔ اور جنوب کی طرف اپنی صفوں کو درست کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۰ جولائی۔ اٹلی میں لیگ ہارن پر قبضے کے بعد اتحادی دستے ۲۵ میل چوڑے مورچہ پر دشمن کو پیچھے ہٹا رہے ہیں۔ پول اور اطالوی دستے انکونا سے مغرب کی طرف آٹھ میل بڑھ گئے ہیں۔

لاہور ۲۰ جولائی۔ خان بہادر چودھری محمد حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ۔ اپنے موجودہ فرائض کے علاوہ محکمہ پیپر کنٹرول پنجاب کے بھی انچارج ہونگے۔

ہری پور ۲۰ جولائی۔ ڈیرا باکریا رام واقعہ کوٹ نجیب اللہ کی ملکیت کے تنازعہ کے